Under Supervision of:
AL-MUNEER FOUNDATION INC.
DARUL IFTA'A KHATM-E-NUBBUWAT
195-04 Hillside Ave. Hollis NY 11423
Tel: (718)736-0440 | www.MuftiMuneer.org

USA

دارالافتاء ختمِ نبوۃ بورڈ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمته الله عليه — بیاد: — غزالی دوراں قطب وقت حضرت شیخ الحدیث مولانا مفتی نیاز محمد ختنی (قدس سرہ)

''عید ورمضان میں اختلاف کا قابل عمل شرعی حل''

سوال:۔ جناب محترم مفتی منیر احمد اخون صاحب دامت برکاتہم !السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ! کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین بیچ اس مسئلے کہ: ہمارے ہاں امریکہ میں رمضان اور عیدین کا ایک بڑا مسئلہ درپیش ہوتا ہے جس کی بناء پر عوام کافی الجھن کا شکار ہو جاتے ہیں وہ یہ کہ رویت ہلال کے بارے میں لوگوں کے تین گروہ بن گئے ہیں۔ پہلا گروہ وہ ہے جو کہ شمالی امریکہ میں چاند دیکھنے کا اہتمام کرتے ہیں۔ مختلف علاقوں میں کمیٹیاں بنی ہوئی ہیں۔ دوسرا گروہ وہ ہے جو اپنے حساب کتاب کے ذریعے سے معلومات حاصل کرتے ہیں اور پہلے ہی سے لوگوں کو مطلع کر دیتے ہیں کہ کس تاریخ کو رمضان شروع ہوگا اور کس تاریخ کو عید ہوگی۔ تیسرا گروہ وہ ہے جو سعودی عرب والوں کی رویت پر بھروسہ کر کے انکے اعلان پر عید کرتے ہیں اور روزے رکھتے ہیں۔ اب کیفیت یہ بن چکی ہے کہ ہر علاقہ، ہر محلّہ بلکہ ہر ہر گلی میں بھی ایسے مواقعوں پر لوگوں کا ایک عجیب وغریب منظر سامنے آتا ہے اور افراتفری کا عالم ہوتا ہے حتیٰ کہ ایک ہی گھر میں بعض دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ میاں عید منا رہا ہے اور بیوی کا روزہ ہوتا ہے۔ اسی طرح بھائی کا روزہ ہوتا ہے، بہن عید منا رہی ہوتی ہے۔ کافی اختلاف پیدا ہو چکا ہے، خوشی کے موقع پر بھی ایک ناخوشی کا منظر ہوتا ہے۔ بالٹی مور میں خصوصاً اور پورے امریکہ وکینیڈا میں عموماً مسلمانوں کی اکثریت سعودی عرب کی روایت کی بنیاد پر رمضان اور عید کا اعلان کر رہی ہے جبکہ مسلمانوں کی اقلیت لوکل مون سائٹنگ کے مطابق رمضان وعید کرتی ہے۔ اب پوچھنا یہ ہے کہ کیا مسلمان امت کو اس انتشار سے بچانے اور سب کی خوشی کو ایک کرنے کیلئے سعودی عرب کی رویت کی بنیاد پر رمضان وعید کر سکتے ہیں یا نہیں؟ یہ فتاویٰ حاضر خدمت ہیں۔ ان میں اہم فتویٰ دارالعلوم کراچی پاکستان کا ہے۔ آنجناب سے درخواست ہے کہ اس سلسلے میں تفصیلی جواب لکھیں نیز جو سعودی عرب کی رویت پر اعتراض کرتے ہیں، انکا بھی جواب دیں۔ میری تمنا ہے کہ آپکے فتویٰ کے ذریعے رمضان وعید میں اتحاد کا تحفہ امت کو نصیب ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین! (فقط۔ احفاظ احمد، بالٹی مور امریکہ۔ مارچ 23، 2011)

حل عید ورمضان کے مواقع پر باہم انتشار واختلاف سے بچنے کے لئے بہترین قابل عمل حل قرآن واحادیث کی روشنی اور نبی اکرم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کے عمل سے ثابت جمہور اور اکثر فقہائے اسلام۔ امام اعظم ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام احمد بن حنبلؒ بعض شوافع اور اکثر متاخرین حنفیہ اور علامہ ابن تیمیہ وغیرہ کا اتفاقی مسلک ہے اور وہ ہے (فقہی الفاظ میں) اختلافِ مطالع مطلقاً معتبر نہیں یعنی آسان الفاظ میں یوں کہیں کہ گلوبل مون سائٹنگ عین شریعت وسنت کا تقاضا ہے۔ (صحیح بخاری ۲۵۶ ج ۱، صحیح مسلم ۳۴۷ ج ۱، سنن ابوداؤد ۳۲۶ ج ۱، سنن کبریٰ بیہقی ۲۴۹ ج ۴، فتاویٰ شامی ۳۹۳ ج ۲) کیونکہ رسول اکرم ﷺ نے صحاحِ ستہ کی تقریباً ۲۹ صحیح احادیث میں پوری امت کو عمومی خطاب کرتے ہوئے مطلق رویت کا حکم دیا ہے اور ممالک کے قریب یا بعید ہونے کی کوئی صراحت بیان نہیں کی ہے اور نہ ہی رویت کے حکم کو کسی خاص فرد یا جماعت اور علاقے کے ساتھ وابستہ کیا ہے بلکہ پوری امت کو خطاب کرتے ہوئے گلوبل مون سائٹنگ کا حکم فرمایا ہے جبکہ کسی ایک حدیث سے بھی

اختلافِ مطالع معتبر ہونے کا ثبوت نہیں ملتا نہ اشارۃ النص سے، نہ اقتضائ النص سے اور نہ ہی دلالت النص سے۔ یعنی آسان الفاظ میں یوں کہیں کہ لوکل مون سائیٹنگ یعنی (ہر ملک کے مسلمان اپنے اپنے ملک کی رویئت کا اعتبار کریں) کا کسی ایک حدیث میں بھی صریح حکم نہیں دیا گیا۔ (فتح القدیر ۲۴۳ ج ۲، الفقہ الاسلامی ۱۶۶۲ ج ۳، کفایت المفتی ۲۲۴ ج ۴، رویئت ہلال ۱۹ از مفتی محمد نعیم)

یہاں تک کہ شوافع کی دلیل ''حدیث کریب'' میں بھی لکل بلدٍ رویئتہ کے الفاظ کہ ''ہر ملک کی اپنی اپنی رویئت کا اعتبار ہے'' نہ خود آنحضرت ﷺ سے منقول ہیں اور نہ خود ابن عباسؓ ہی نے یہ الفاظ اپنے اجتہاد میں کہے ہیں۔ (اس حدیث پر تفصیلی گفتگو آئندہ آئیگی) بلکہ مزے کی بات یہ ہے کہ خود کریب جو علوم شریعت میں ابن عباسؓ کے خاص شاگرد ہیں کوئی عام آدمی نہیں ہیں۔ ان کا تعجب سے یہ سوال کرنا کہ ''اولا تکتفی برویۃ معاویۃ وصیامہ فقال لا، ھکذا امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم'' (کیا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا چاند دیکھنا اور روزہ رکھنا کافی نہیں ہے، انہوں نے (ابن عباسؓ) نے فرمایا نہیں اسی طرح ہم کو رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا ہے۔) اس بات پر شاہد عدل اور صحیح قرینہ ہے کہ اس وقت صحابہؓ و تابعینؒ کے ماحول میں ایک ملک کی رویئت کا دوسرے ملک میں حجت سمجھی جانے کا عام معمول تھا جس کی تائید بیہقی اور ابو یعلی موصلی کی روایت سے بھی ہوتی ہے (جو آئندہ آئیگی)! اس لئے خاص طور پر کسی حنفی مفتی یا عالم کا خود اپنے فقہائے حنفیہؒ کے مقابلے میں اس ''حدیث کریب'' کو پیش کر کے شافعی مسلک کے دفاع کے لئے سینہ سپر ہونا ناقابلِ فہم بھی ہے اور جمہور امت اور اکابرین علمائے دیوبند اور بریلوی کے فتاویٰ سے اعراض بھی۔ حاشا وکلا کسی حنفی عالم کو اس کا تصور بھی نہیں کرنا چاہئے۔

اسی لئے جمہور فقہائے اسلام اس بات پر متفق ہیں کہ ایک ملک کی رویئت دوسرے ممالک میں بسنے والے مسلمانوں کے لئے حجت ہے اور اس کے مطابق روزہ رکھنا اور عید منانا اور قربانیاں کرنا واجب ہے بشرطیکہ رویئت ہلال کا ثبوت دوسرے ممالک تک شرعی شہادت و خبر کے مطابق ہو جائے (رد المحتار شامی ۳۹۳ ج ۲، فتاویٰ عالمگیری ۹۸ ج ۱، بحر الرائق ۲۷۰ ج ۲، امداد الفتاویٰ ۱۵۴ ج ۲، فتاویٰ محمودیہ ۲۸۲ ج ۷) نیز تمام مکاتبِ فکر دیوبندی، بریلوی، اہلحدیث وغیرہ کے اکابر علمائے کرام کے فتاویٰ بھی اس پر متفق ہیں چنانچہ جب مرکزِ اسلام مکہ مکرمہ سے امّ القریٰ کی مرکزی رویئتِ ہلال کمیٹی عید و رمضان کے چاند کا باقاعدہ اعلان کر دے تو امریکہ و کینیڈا اور یورپ وغیرہ دور ممالک کے مسلمانوں پر اس کے مطابق روزہ رکھنا، عید منانا اور قربانیاں کرنا واجب ہے ورنہ شہود شہر رمضان ہو جانیکی وجہ سے روزے کی قضا لازم آئے گی اور عید کے دن روزہ رکھنے کی صورت میں سخت گناہ گار ہونگے اور امت کو انتشار میں ڈالنے کا وبال الگ رہا۔

چنانچہ حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ فرماتے ہیں کہ اگر مکہ یا مدینہ سے شرعی ثبوت کے ساتھ خبر آجائے کہ وہاں یہاں سے پہلے چاند ہوا ہے تو ہندوستان والوں پر اس خبر کی وجہ سے ایک روزہ رکھنا فرض ہوگا الخ (فتاویٰ رحیمیہ ۲۱۱ ج ۱ بحوالہ وعظ العشر ۸۷۷) نیز بانیٔ تبلیغی جماعت حضرت مولانا الیاس کاندھلویؒ کے استاذ و پیر و مرشد مرجع علمائے دیوبند امام ربّانی حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ اپنی مایہ ناز کتاب کوکب الدری شرح ترمذی میں اقمطراز ہیں کہ اگر کلکتہ (ہندوستان) میں چاند جمعہ کی رات میں نظر آیا اور مکہ میں خمیس (جمعرات) کی رات کو اور کلکتہ والوں کو پتا نہ چل سکا کہ مکہ میں رمضان خمیس (جمعرات) سے شروع ہو چکا ہے تو جب بھی ان کو اس بات کا پتا چلے گا ان کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ عید مکہ والوں کے ساتھ منائیں اور پہلا روزہ قضا کریں الخ

(کوکب الدری شرح ترمذی ۳۳۶)

فاضل بریلی اعلحضرت مولانا احمد رضا خان بریلویؒ بھی ایک فتویٰ میں ارشاد فرماتے ہیں عمرو کا قول (کہ ہند سے دور دراز ملک مکہ معظمہ میں ۲۹ کا چاند ہو گیا تو بھرائچ والوں کو ان کے ساتھ روزہ نہ رکھنے کی بناء پر ایک روزہ کی قضا کرنا لازمی ہے) صحیح ہے، ہمارے آئمہ کرام کا مذہب صحیح معتمد یہی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ ۵۶۷ ج ۱۸ از اعلحضرت مولانا احمد رضا خان بریلویؒ)

کیونکہ سعودی عرب میں علمائے مکہ ومدینہ جس بنیاد پر رویئت ہلال کا اعلان کرتے ہیں وہ خالص سنت طریقہ ہے جس میں چاند کی نفی و اثبات میں قواعد فلکیہ کو کوئی دخل نہیں اور اسی پر تمام فقہائے اربعہ فقہ حنفی، فقہ مالکی، فقہ شافعی اور فقہ حنبلی متفق ہیں سوائے شوافع میں سے علامہ سبکیؒ کے کوئی مخالف نہیں جنہوں نے شریعت وسنت کے مقابلے میں چاند کی نفی میں قواعد فلکیہ کا اعتبار کیا ہے حالانکہ شرعی ذرائع صرف تین ہیں ۱۔ رویئت عامہ ۲۔ شرعی شہادت یا خبر ۳۔ اکمال ثلثین یہی وجہ ہے کہ خود شوافع میں سے علامہ ابن حجر عسقلانیؒ اور علامہ خیر الدین رملیؒ نے علامہ سبکی کے قول کو مردود نا قابل اعتبار اور باطل قرار دیا ہے۔ نیز استاذ المحدثین حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ اور مفتی اعظم پاکستان مفتی ولی حسن ٹونکیؒ نے سبکیؒ کی تحقیق کو غلط قرار دیا اور اسکو شرعی ذرائع کے مقابلہ میں ایک نئے سبب کا اختراع کہا ہے۔

(فتویٰ ۱۹۶۹ء) فتاویٰ شامی ۳۵۴ ج ۳ (فقہ حنفی) مواہب الجلیل ۳۸۷ ج ۲ (فقہ مالکی) شرح مہذب ۲۸ ج ۶ (فقہ شافعی)) کتاب الفروع ۱۱ ج ۳ (فقہ حنبلی)

اسی لئے موجودہ دور کے مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد رفیع عثمانی، شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثمانیؒ، دار العلوم دیوبند کے مفتی اعظم مفتی نظام الدین اعظمی، صدر مفتی دار العلوم دیوبند مفتی حبیب الرحمان، مظاہر العلوم سہارنپور کے مفتی محمد یحیٰ، جامعہ بنوریہ کراچی کے مفتی محمد نعیم اور بریلوی مکتبہ فکر کے بانی اعلحضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی وغیرہ دیگر علمائے کرام نے سعودی رویئت کو شرعی رویئت قرار دیا ہے اور اس امکان کو رد کیا ہے کہ وہاں کسی قسم کے کیلنڈر کے مطابق اعلان ہوتا ہے۔

چنانچہ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد رفیع عثمانی دار العلوم کراچی سے جاری کردہ ایک فتویٰ میں لکھتے ہیں بلکہ شیخ الاسلام مولانا تقی عثمانی کی بھی یہی رائے ہے جو اس فتویٰ میں مذکور ہے۔ (چند اقتباسات ملاحظہ ہوں)

۔۔۔۔ حساب فلکی رویت کے باب میں کوئی شرعی ذریعہ نہیں۔ شرعی ذرائع صرف تین ہیں۔ (الف) رویئت عامہ (ب) شرعی شہادت یا خبر (ج) اکمال ثلاثین۔ جس کا حاصل یہ ہوا کہ چاروں مذہب کے فقہاء اس بات پر متفق ہیں کہ حساب فلکی رویئت ہلال کے مسئلہ میں ثبوتاً اور نفیاً مدار شرعی اور مستند شرعی نہیں بلکہ حساب اور شہادت میں تعارض واقع ہونے کی صورت میں شہادت اگر شرعی ضابطہ کے مطابق ہے تو اس کا اعتبار ہوگا اور حساب کو نظر انداز کیا جائے گا یعنی حساب فلکی کی وجہ سے شہادت رد نہیں ہوگی، اس تفصیل سے سعودی عرب والوں پر حساب فلکی کے قواعد کو نظر انداز کرنے پر مختلف قسم کی خرابیاں لازم آتی ہیں۔ یہ سارے اعتراضات رفع ہوئے کیونکہ سب کا منشاء حساب فلکی پر مدار رکھنا ہے۔

نتیجہ بحث یہ ہے کہ سعودی عرب والے اگر شہادت شرعیہ کی بنیاد پر رمضان اور عیدین کا فیصلہ کرتے ہیں تو یہ درست ہے اگر چہ نصاب شہادت ان کے فقہی مذہب کے مطابق اور حساب فلکی کے خلاف ہو اور جب سعودی عرب کی رویئت کا فیصلہ مذکورہ بالا شرعی اصول کے مطابق درست ہوا تو اس صورت میں برطانیہ یا امریکہ کے رہنے والے اس کے مطابق عمل کرسکتے ہیں، بشرطیکہ یہ فیصلہ ان تک طریق شرعی سے پہنچ جائے جو کہ معروف ہے (فتویٰ نمبر ۶۱/۴۲/۸/۷ مورخہ ۱۲ شعبان ۳۲ھ)

(نوادر الفقہ ۸۷ ج ۲ از مفتی رفیع عثمانی۔ فتاویٰ عثمانی ۱۵ ج ۳ از مفتی تقی عثمانی، فتاویٰ محمودیہ ۲۷۲ ج ۷، ثبوت ہلال نیو مون تھیوری از مولانا یعقوب احمد مفتاحی)

بلکہ شیخ الاسلام مولانا تقی عثمانی کے بیان کے مطابق ۱۱تا۱۳ افروری ۲۰۱۲ مکہ مکرمہ میں منعقد ہونے والی رابطہ عالم اسلامی کی عالمی کانفرنس میں عرب وعجم کے علمائے اکرام کی اکثریت نے اس صورت کو بہترین قرار دیا کہ اگر مشرق میں چاند نظر آجائے اور اس کا ثبوت مغرب کے کسی ملک میں ہوجائے تو مغرب کے ملک کو اس پر عمل کر لینا چاہئے (سعودی عرب ہمارے مشرق میں ہے لہٰذا وہاں کی روئیت کا ثبوت امریکہ وکینیڈا مغربی ممالک میں معتبر اور حجت ہوگا۔ ناقل) نیز سعودی عرب کے 30 سے زیادہ چوٹی کے جید علماء ومفتیان نے اپنے دستخط شدہ بیان میں سعودی روئت کو شرعی کہا ہے بلکہ مفتی اعظم سعودیہ شیخ عبدالعزیز عبداللہ بن باز اور امام کعبہ شیخ محمد عبداللہ السبیل نے سعودی عرب میں روئت کو شرعی قرار دیتے ہوئے اس کے خلاف منفی پراپیگنڈہ کرنے والوں کی سخت الفاظ میں تردید کی ہے۔ کہ جو حضرات یہ کہتے ہیں کہ سعودیہ کے ثبوتِ ہلال کا اعلان محکمہ موسمیات کی تقویم (کیلنڈر) کے مطابق کرتے ہیں۔ یہ بہتان عظیم اور سراسر جھوٹ پر مبنی ہے۔ ایسوں پر اللہ کی لعنت ہے۔ اور یہ ان کذابوں کی کذب میں سے ایک جھوٹ ہے جن کے دلوں میں مملکتِ سعودیہ کے لیئے کینہ بھرا ہوا ہے اور یہ لوگ سعودی حکومت کو خوامخواہ بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں جبکہ مملکت میں مہینہ شروع کرنے کے لئے ''روئیت ہلال کے ثبوت'' پر اعتماد کیا جاتا ہے نہ کہ رسمی تقویم امّ القریٰ پر، کیونکہ یہ تقویم فلکی حساب پر مبنی ہے جو مملکت کے دفتری تاریخوں کی ضرورت کے لئے ہے اور جب یہ روئیت سے خلاف ہو تو روئیت ہی کا اعتبار کیا جاتا ہے نہ کہ امّ القریٰ کی تاریخ کا۔ (جیسا کہ ترجمہ میں ملاحظہ کرسکتے ہیں) نیز سعودی رویت پر اعتراض کرنیوالے دراصل سنت کا سادہ طریقہ اور ائمہ اربعہ کا اتفاقی مسلک چھوڑ کر ایک درجے میں فلکی حسابات کی پیروی کرتے ہیں جسکی سنت وشریعت میں کوئی سند اور جواز نہیں۔ بلکہ طریقہ سنت کے مقابلے میں باطل اور ایک نئے سبب کا اختراع ہے جس سے اختلاف وانتشار کا دروازہ کھلتا ہے۔ (فتاویٰ شامی ص 355-354 ج) (شرعی ثبوت ہلال صفحہ 185-181) (سعودی عرب کی روئت صفحہ 39-33) (روئیت ہلال واعتبارِ مطالع صفحہ ۱۸۔۸۱ از مفتی محمد نعیم کراچی، ماہنامہ البلاغ جمادی الاولیٰ ۱۴۳۳ھ)

کتبہ، مفتی منیر احمد اخون
رئیس دار الافتا ختم نبوت نیویارک

خلیفہ مجاز و فرزند نسبتی:
شہید اسلام حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

ابن:
محدث العصر حضرت مولانا مفتی نیاز محمدؒ ختنیؒ

پاکستان، بنگلہ دیش، مکہ، اور مدینہ کے مقتدر علماء کے علاوہ نارتھ امریکہ کے زمہ دار علماء کی تصدیقات:

Mufti Muneer Ahmed Akhoon
Chairman
AL MUNEER FOUNDATION

تبلیغی جماعت کے اہم مفتی جناب مفتی سید اکبر سلیم ندوی ہیوسٹن۔ مذکورہ بالا فتویٰ کے بارے میں لکھتے ہیں: الحمدللہ میں بھی اس عمل کا قائل ہوں عید ایک ہی دن سارے امریکہ میں ہونا چاہئے۔ عید کا مقصد بھی یہی ہے اور میں بھی دو تین سال سے اس پر عمل کر رہا ہوں اس لئے تمام علمائے کرام سے درخواست ہے کہ اس پر غور بھی کریں اور عمل بھی۔ جزاک اللہ خیراً

(مفتی سید اکبر سلیم ندوی، مسجد ابوبکر ہیوسٹن)
(مولانا فائق الدین، جیکسن ہائیٹس اسلامک سنٹر نیویارک)
(مولانا زکریا محمود، بیت الشرف بروکلین، نیویارک)
(مولانا محمد مصطفیٰ حسین، المہر سٹ مسلم سنٹر بیت الرضوان نیویارک)
(مولانا محمد رفیق، الصفا اسلامک سنٹر مین ہیٹن نیویارک)
(مولانا مرزا ابوجعفر بیگ، جمیکا مسلم سنٹر، نیویارک)

(مولانا فہیم الاسلام، مدنی مسجد وڈ سائیڈ نیویارک)
(مولانا عبدالخالق، مسجد ابوہریرہ نیویارک)
(ڈاکٹر نظام الدین، صدر تھانوی مسجد نیویارک)
(صدر ہل سائیڈ اسلامک سنٹر، نیویارک)
(کمال احمد، صدر المہر سٹ اسلامک سنٹر نیویارک)
(شیخ القرآن مولانا قاری محمد زاہد رحیمی، مسجد الرحمتہ، بالٹی مور)
(مفتی حامد کاظمی، مسجد فاطمہ بالٹی مور)
(مولانا حافظ محمد اقبال، مدرسہ اسلامیہ ہیوسٹن)
(مفتی خالد کریم الفاروق مسجد اٹلانٹا)

(مولانا عبدالغفار جورجیا اسلامک سنٹر اٹلانٹا)
(مولانا محمد اسد خالد المدینہ مسجد اٹلانٹا)
(مفتی عبدالمالک نیویارک)
مفتی اکرام الحق، رڈآئی لینڈ
مولانا اسد علی عباسی، اٹلانٹا
(مفتی محمد مالک، نیویارک)
(مفتی شریف، اٹلانٹا)
(مفتی شریف الاسلام، نیویارک)
(قاری احتشام الحق، نیویارک)

دیگر متعدد مفتیانِ کرام اور انتظامیہ مساجد نے تصدیق کر دی ہے۔ الحمدللہ!